اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

روزنامہ الفضل

خطبہ نمبر

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۸ر رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵۰

مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا کی تشریف آوری

قادیان ۲۳ر دسمبر۔ آج ساڑھے دس بجے کی ٹرین سے مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو ۶ر نومبر ۱۹۳۰ء کو قادیان سے گئے تھے۔ پانچ سال سماٹرا میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے۔ سٹیشن پر مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ ایک بڑی تعداد جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی بھی تھی۔ نیشنل لیگ کور کے والنٹیر بھی باوردی زیر اہتمام چودھری اسد اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء لاہور و مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان موجود تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور مولوی محمد صادق صاحب سے معانقہ فرمایا۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مولوی صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اس کے بعد بعض اور دوستوں نے بھی ہار پہنائے۔ اکثر دوستوں سے معانقہ کرنے کے بعد مولوی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر گئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ر دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

رمضان المبارک میں قرآن مجید کا جو درس مسجد اقصیٰ میں ہو رہا تھا۔ آج اس کا اختتام ہوا۔ اور حسب معمول بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخری دو سورتوں کا درس دیا۔ اور معوذتین کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ بعد ازاں حضور نے اُن تمام اصحاب کے نام سنائے جنہوں نے بذریعہ تار حضور کی خدمت میں درخواست دعا کی تھی۔ پھر مردوں عورتوں اور بچوں کے ایک بہت بڑے مجمع سمیت حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ اس مبارک تقریب میں بیرونی اصحاب کی ایک کثیر تعداد بھی شامل تھی۔

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

کتاب "اعجاز المسیح" کے متعلق اعلان

مبلغ بلاد عربیہ کی احباب جماعت سے درخواست

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "اعجاز المسیح" عربی حروف میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ میں اس معجزانہ کتاب کی اشاعت کے لئے محبان سلسلہ سے اپیل کرتا ہوں۔ ایک نسخہ کی قیمت مع محصول چھ آنہ ہے۔ اور عمدہ کاغذ والے نسخہ کی قیمت آٹھ آنہ۔ جو دوست یہ کتاب بلاد عربیہ کی پیاسی روحوں تک پہونچانا چاہتے ہوں۔ یا خود اپنے لئے خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ جتنے نسخے چاہیں ان کی قیمت دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان میں جمع کرا سکتے ہیں۔ ان کے آرڈر کی تعمیل ہو جائے گی۔

سالانہ جلسہ پر احباب اس کتاب کی اشاعت کی طرف ضرور توجہ فرمائیں۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ میں جو رقوم ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ عربی کا ماہوار رسالہ البشریٰ بھی احباب کی توجہ چاہتا ہے۔

آخر میں تمام بزرگان سلسلہ سے جو اس مبارک مہینہ میں ایک مقدس مقام پر پاکیزہ اغراض کے ماتحت جمع ہو رہے ہیں۔ یہ ایک ضروری درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بلاد عربیہ میں احمدیت کو جلد سے جلد پھیلائے۔ اور مجھ ناچیز کو خدمت دین کی توفیق عطا فرما کر اپنے حضور قبول فرمائے۔ میرے اہل و عیال اور جملہ متعلقین کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری
جبل الکرمل حیفا ۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء

جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب کے لئے ایک ضروری اطلاع

احباب کی سہولت کے لئے اخبار "سن رائز" لاہور کا دفتر ۲۵ دسمبر سے تین یوم کے لئے قادیان میں کھلے گا۔ دفتر جلسہ گاہ کے متصل محلہ دار الفضل میں برلب سڑک ہوگا۔ خریداران اور دیگر معاونین حضرات اوقات فرصت میں تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ (مینجر)

...م کام سرانجام دے کر امریکہ سے تشریف لائے ہیں۔ اور مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل کنجاہی مبلغ سماٹرا تقاریر فرمائیں گے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ضرور اس اجلاس میں شریک ہو کر ان مبلغین کے تبلیغی تجارب سے مستفید ہوں۔

اس جلسہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

... تا ۷-۵ تلاوت و نظم
... تا ۷-۳۵ رپورٹ سالانہ کارگذاری جنرل سیکرٹری
۷-۳۵ تا ۸-۵ تقریر مولوی محمد صادق صاحب کنجاہی مولوی فاضل مبلغ سماٹرا
۸-۵ تا ۸-۳۵ تقریر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم
۸-۳۵ تا ۹-۲۰ " صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے
۹-۲۰ تا ۹-۳۵ تجاویز

من انصاری الی اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

۱۔ سال دوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا آپ نے اس عرصہ میں اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۵ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا فرض یہی فرض نہیں۔ کہ ۱۵ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

۴۔ تحریک جدید کے وعدہ کے پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے (خطبہ میں تاریخ غلط شائع ہو گئی تھی) لیکن جو شخص جس قدر جلد پہلا رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگہ میں معذور ہو۔

۵۔ جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

۶۔ بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی کے ہر شعبہ میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہنچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

داخلہ شروع ہے

ماڈرن ہومیوپیتھک میڈیکل کالج لاہور

نزد گوالمنڈی تھانہ

ڈنٹل کلاس

کا داخلہ شروع ہے۔ اس میں زیر نگرانی خاندانی قابل و ماہر ڈاکٹروں نہ صرف لیکچروں کا بہترین انتظام ہے بلکہ عملی تجربہ کے لئے ہسپتال بھی موجود ہے۔ جہاں سائنٹیفک طریقوں پر دندان سازی ڈنٹل سرجری وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنے والے خواہشمندوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔

(نوٹ) ہومیوپیتھک کلاس کا داخلہ بھی شروع ہے۔ ڈگریوں کے لئے خاص ... ہو سکتیں ہیں۔

پراسپکٹس مفت ... ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پرنسپل طلب کریں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۵ دسمبر جلسہ سالانہ کے پہلے دن بعد نماز عشاء ... بجے شب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع اس لحاظ سے بھی ... ہے۔ کہ اس میں صوفی مطیع الرحمٰن ... امریکہ جو حال میں نہایت شاندار کام ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ر رمضان ۱۳۵۴ھ

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے تین اہم مطالبات

(۱) تقریر کرنے کی قابلیت رکھنے والے اصحاب اپنے نام پیش کریں (۲) جماعت کا کوئی فرد بیکار نہ رہے

(۳) بورڈنگ تحریک جدید میں بچوں کو داخل کیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

(۱)

تحریک جدید کے بعض حصوں کو میں قبل ازیں بیان کر چکا ہوں۔ اور آج میں اس کے بعض دوسرے حصے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تحریک جدید میں میں نے یہ بیان کی تھی۔ کہ جو دوست

لیکچر دینے کی قابلیت

رکھتے ہوں۔ وہ اپنے نام دفتر میں لکھوا دیں تا مختلف جگہوں پر جو جلسے ہوتے ہیں۔ ان پر انہیں بھیجا جائے۔ اور ان سے تقریریں کرائی جائیں۔

درحقیقت انسانی دماغ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض انسان علمی باتوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ بات کی نسبت بولنے والے کی پوزیشن کو زیادہ دیکھتے ہیں۔ جو لوگ علمی باتیں سننے اور انہیں سمجھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہمارے سلسلہ کے علماء کافی ہیں۔ لیکن بعض لوگوں کے دلوں میں یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ دیکھیں کہنے والا کس حیثیت کا آدمی ہے۔ اور وہ ہمیں اپنی باتیں سنانے کے لئے کن مقاصد کے ماتحت آیا ہے۔ دنیا میں عام طور پر اس وقت لالچ اور حرص کا دور دورہ ہے۔ اس لئے لوگ یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ کہ ہمارے سلسلہ کے مبلغ صرف معمولی گزارہ لیتے ہیں۔ اور درحقیقت سلسلہ کے لئے ان کا کارکن بننا کوئی ملازمت نہیں۔ بلکہ

زندگی کو وقف کرنا

ہے۔ مگر چونکہ وہ ایسے ماحول میں رہتے ہیں۔ جس میں عربی علوم اور دین کی کوئی قدر نہیں۔ اس لئے وہ مبلغ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ لوگ ہر پیشہ کی قدر سمجھتے ہیں۔ وُہ ایک لوہار کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور جب وُہ اُن کا کوئی کام کرے۔ تو وُہ اس کی مزدوری دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ وُہ ایک بڑھئی کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور اس بڑھئی کی مزدوری کے پیسوں کو اُس کا جائز حق سمجھیں گے۔ انہیں اس بات کا احساس ہوگا۔ کہ لوہار کے بیوی بچے ہیں اور وُہ بھی کپڑے پہنتے اور روٹی کھاتے ہیں اس لئے اس کی مزدوری ضرور دینی چاہیئے انہیں اس بات کا احساس ہوگا۔ کہ بڑھئی کے بیوی بچے ہیں۔ اور وہ بھی کپڑے پہنتے اور روٹی کھاتے ہیں۔ اس لئے اس کی مزدوری کو نہیں روکنا چاہیئے۔ اسی طرح وہ ایک ڈاکٹر۔ ایک انجینئر۔ ایک وکیل۔ ایک معمار۔ ایک درزی۔ ایک نائی اور دنیا کے دوسرے پیشہ وروں کے متعلق یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ جائز اور مفید کام کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت کرنی چاہیئے۔ خواہ ماہوار تنخواہ کی صورت میں یا روزانہ مزدوری ادا کرنے کی صورت میں مگر جب دین کا معاملہ آتا ہے۔ تو وہ مبلغین کے متعلق یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ وُہ نہ کھاتے ہیں۔ نہ پیتے۔ نہ اُن کی بیویاں ہیں۔ نہ بچے۔ گویا وُہ انسان نہیں۔ بلکہ

ملائکہ کی قسم کے لوگ

ہیں۔ یا کم سے کم وُہ اُن کے متعلق یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اُن کا حق نہیں۔ کہ کھائیں اور پئیں۔ اور اگر وُہ کھاتے ہیں۔ تو دوسروں کا حق چھین کر۔ جیسے کتے کو بعض دفعہ انسان اپنی روٹی ڈال دیتا ہے۔ ان کو بھی کچھ دے دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جب کبھی بھی علم دین کی کوئی باتیں سنانے والا اُن کے پاس جائے۔ چاہے وُہ اس کی باتوں کی قدر کریں۔ مگر وُہ اسے ذلیل ترین وجود سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جس کام کو انہوں نے اختیار کیا ہوا ہوتا ہے۔ اگر اُسے دیانتداری سے کریں۔ تو وُہ دُنیا کا معزز ترین کام ہے۔

عام طور پر ہمارے ملک میں جن لوگوں کو شریف اور معزز سمجھا جاتا ہے ان سے اگر کوئی کہے۔ کہ اپنی لڑکی ایسے شخص کو دے دو۔ تو وہ حیران ہو کر کہیں گے۔ یہ تو ملّا ہے۔ حالانکہ ملّا کیا چیز ہے۔ ملّا

ہمارے ملک کا مذہبی راہنما

ہے۔ مگر کچھ اُن کے اخلاق بگڑ جانے کی وجہ سے اور کچھ اس گزارہ کی رقم کی وجہ سے جو وُہ لیتے ہیں۔ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر لوگ انہیں ذلیل ترین وجود سمجھنے لگ گئے۔ مگر یہ احساس ان کو ڈاکٹر کے متعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ ان کو یہ احساس ایک وکیل کے متعلق ہوتا ہے۔ وُہ بڑے ادب اور احترام سے ایک ڈاکٹر یا وکیل کو فیس دیں گے۔ اُس کی خاطر تواضع کریں گے۔ نام بھی عزت سے لیں گے۔ اور بات کرتے ہوئے کہیں گے کہ بڑے آدمی جو ہوئے۔ ہم ان کے مقابلہ میں کیا ہیں۔ پس ایک ڈاکٹر کی ڈاکٹری اور ایک وکیل کی وکالت کی ان کی نگاہوں میں وقعت ہے لیکن

دین اور اس کی اشاعت کرنیوالے

کی ان کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں۔ اور چونکہ ایک خرابی اور خرابیاں پیدا کر دیا کرتی ہے اس لئے اس تحقیر کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان اس لعنت میں گرفتار ہو گئے۔ کہ ان میں سے جتنی قومیں اپنے آپ کو شریف سمجھتی تھیں۔ انہوں نے اس دینی کام کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لی۔ کچھ شرفاء جنہوں نے یہ کام اختیار کیا۔ ذلیل ہو گئے اور کچھ ذلیل اس لئے اس کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کہ جب ہم آگے ہی ذلیل ہیں۔ تو ایک ذلت یہ بھی سہی۔ آخر جس کا سر پھر جائے گا۔ اُس کا باقی دھڑ اُسے کیا کام دے سکتا ہے جب وُہ لوگ جو

دین کا سر

تھے۔ ذلیل ہو گئے۔ تو مسلمان بھی بحیثیت قوم گر گئے۔ اور سب دُنیا کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئے۔ یہ عادت جو مسلمانوں میں ایک عرصہ سے قائم ہے ابھی تک گئی نہیں۔ اور اب بھی وُہ اس کام میں بُرائی محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ پہلے جتنی نہیں۔ لیکن ابھی تک یہ بات اُن میں قائم ہے۔ کہ وُہ کسی شخص کے دینی خدمت کرنے کے معنے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب یہ شخص تمام دنیوی عزتوں سے محروم کر دیا گیا۔ حالانکہ اسلام نے یہ بتایا ہے کہ جو دین کی خدمت کرتا ہے حقیقت میں وہی معزز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کے کام میں لگ جائے۔ اس کے متقی ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ بشرطیکہ وہ دوسرے اعمال میں بھی تقوےٰ اور طہارت ملحوظ رکھے۔

اس خیال کے ماتحت ہمارے علماء خواہ کتنی بڑی قربانی کر کے لوگوں کے پاس جائیں۔ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بھی دوسرے ملّاؤں جیسے ملّا ہیں چھوٹے نہ سہی۔ بڑے ملّا سہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اُن لوگوں پر جو باتوں پر غور کرنے کی بجائے کہنے والے کی شخصیت دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ہمارے علماء کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا کیا ہے۔ یہ تنخواہ لیتے اور کام کرتے ہیں جس طرح اور لوگ روپوں پر اپنا دین بیچ دیتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بھی اپنا دین بیچ رکھا ہے۔ چونکہ وُہ خود روپوں پیسوں پر اپنا دین فروخت کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے وُہ ہمارے مبلغوں کے متعلق بھی یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ انہیں چونکہ

مرکز کی طرف سے گزارہ

ملتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنا دین بیچ دیا ہے۔ مگر یورپین لوگوں میں یہ بات نہیں۔ اُن میں پادری کی عزت قوم کے دوسرے معززین سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہوتی ہے۔ ہوس آف لارڈز جو نوابوں کا مقام ہے اس میں بھی بڑے بڑے پادری شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ کوئی موقعہ یا مجلس ہو۔ اس میں پادری کو شامل کیا جاتا اور اس کا اعزاز کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے باوجود یورپ میں دہریت پھیلنے کے مذہب کی عزت اور اس کا احترام وہاں پایا جاتا ہے۔ وُہ دہریہ ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے وجود کے منکر۔ مگر سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری مذہبی روش اس قابل ہے۔ کہ اسے قائم رکھا جائے۔ کیونکہ ملک کی ترقی کے لئے اس رُوح کا قائم رہنا ضروری ہے۔ پس وُہ پادریوں کا اعزاز کرتے اور انہیں اس قابل سمجھتے ہیں۔ کہ اپنی آنکھوں پر بٹھائیں۔ اور جو کچھ وُہ انہیں دیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اس کی وجہ سے ان پر احسان رکھیں۔ وُہ اسے ان کی

خدمات کا ادنےٰ معاوضہ

سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ بات نہیں۔

میں اپنی جماعت میں بھی دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے پُرانے رسم و رواج کے ماتحت جب کوئی ہم میں سے بھی دُنیاوی لحاظ سے کچھ عزت حاصل کر لیتا ہے۔ تو وُہ سلسلہ کے مبلغین کو ادنےٰ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وُہ ادنےٰ نہیں۔ بلکہ اعلےٰ ہے بشرطیکہ مبلغ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔ میرے نزدیک مبلغوں میں سے بعض ایسے ہو سکتے ہیں۔ بلکہ بعض کمزور مبلغ ایسے ہیں۔ جنہوں نے ظاہر میں دین کو دُنیا پر مقدم کیا ہے۔ مگر درحقیقت وُہ دُنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ وُہ جھوٹا بل بنا دیں گے بعض دفعہ لوگوں سے مانگ کر چیزیں لے لیں گے۔ مگر ایک یا دو یا اس سے زیادہ کی بُرائی سارے مبلغوں کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک یا دو ایسے مبلغ ہیں۔ جو اس قسم کے ناجائز کام کرنے والے ہیں۔ تو بیسیوں ایسے مبلغ بھی ہیں۔ جنہوں نے حقیقت میں

دین کو دُنیا پر مقدم

کیا۔ اور اپنا دامن ہر قسم کی آلائشوں سے منزہ رکھا۔ پس دو چار کے نقائص سب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ہم کسی مبلغ کے متعلق دیکھیں۔ کہ وُہ جھوٹ بولتا ہے۔ یا حرص اور لالچ سے کام لیتا ہے۔ یا بعض جگہ سوالی بن جاتا ہے۔ تو ایسے شخص کی ذلت اسی کے ساتھ تعلق رکھے گی۔ اور وُہ ایک آدمی کی ذلت ہو گی نہ کہ مبلغ کی ذلت۔ تم اس قسم کی حرکات دیکھ کر کہہ سکتے ہو۔ کہ فلاں شخص ذلیل ہے۔ تم اپنے دل میں محسوس کر سکتے ہو۔ کہ فلاں شخص نے ذلیل کام کیا۔ مگر

تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مبلغ ہونا ذلت کا کام ہے

یا تبلیغ ناپسندیدہ چیز ہے۔ بہر حال موجودہ حالات میں ضروری ہے۔ کہ جب ہمارے مبلغ تبلیغ کے لئے جائیں۔ تو بعض لوگ محسوس کریں۔ کہ چونکہ یہ روپیہ لے کر کام کرنے والے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایسی باتیں کہنی ہی ہیں۔ لیکن اگر ایک ڈاکٹر تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ یا ایک وکیل تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ یا ایک زمیندار تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ یا ایک سرکاری افسر تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ تو وُہ لوگ جو مبلغوں سے باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ وُہ ان سے باتیں سن کر دین کی باتیں سمجھ سکینگے۔ اس وجہ سے میں نے تحریک کی تھی۔ کہ وُہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ نے کسی قسم کی فوقیت دی ہے۔ خواہ علم کے لحاظ سے خواہ پیشہ کے لحاظ سے خواہ ملازمت کے لحاظ سے۔ وُہ

اپنے نام لکھائیں

تا انہیں وعظوں اور لیکچروں کے لئے مختلف مقامات کے جلسوں پر بھیجا جائے۔ مُجھے افسوس ہے۔ کہ میری اس تحریک پر بہت کم لوگوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ لوگوں نے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ پیش کیا۔ مگر بہت کم۔ اور پھر افسوس ہے۔ کہ جن لوگوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہم اُن سے

صحیح رنگ میں فائدہ

نہ اُٹھا سکے۔ وجہ یہ ہُوئی۔ کہ یہ تمام نام دفتر تحریکِ جدید میں درج کئے گئے۔ اور چونکہ دفتر تحریکِ جدید کا کام جلسے کرانا۔ اور لیکچروں کے لئے لوگوں کو بھیجنا نہیں۔ بلکہ یہ کام دعوۃ و تبلیغ کا ہے۔ اس لئے یہ کام نہ ہو سکا۔ اب میں ایک تو

دفترِ تحریکِ جدید کو ہدایت

کرتا ہُوں۔ کہ وہ ایسی تمام فہرستیں دعوۃ و تبلیغ کے دفتر میں بھجوا دے۔ اور دوسرے میں دعوت و تبلیغ والوں کو ہدایت کرتا ہُوں۔ کہ وُہ ان لوگوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ لیکن چونکہ یہ کام ایک عرصہ سے ہماری جماعت کے ذہن سے اُترا ہُوا تھا۔ اس لئے میں

دعوۃ و تبلیغ والوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ لوگوں سے تدریجاً کام لیں۔ اگر انہوں نے پہلے ہی یکدم لوگوں پر بوجھ ڈال دیا۔ تو جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ وہ اس کی برداشت نہ کر سکیں گے اور کام کرنا چھوڑ دیں گے۔ چونکہ ہماری جماعت کے افراد کیلئے یہ نیا کام ہوگا۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس کی انہیں عادت ڈالی جائے پہلے کسی ایک جلسہ پر انہیں بھیجا جائے۔ کچھ مدت کے بعد دو جلسوں پر ان سے لیکچر دلائے جائیں۔ اسی طرح تدریج کے ساتھ ترقی کی جائے۔ اور یکدم بار نہ ڈالا جائے۔ اگر اس طرح کام لیا گیا۔ تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد لوگ کام کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔ اور پھر اس قدر انہیں شوق پیدا ہو جائیگا۔ کہ وہ خود کہیں گے۔ ہمیں کسی جلسہ پر لیکچر کے لئے بھیجا جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب لیکچر دیا کرتے تھے۔ ہمیں ان کے لیکچروں پر کتنا ہی اعتراض کیوں نہ ہو۔ چونکہ وہ وکالت کی پریکٹس چھوڑ کر لیکچر دیا کرتے تھے۔ اس لئے لوگوں پر علماء کے لیکچروں سے ان کے لیکچر کا زیادہ اثر ہوتا تھا۔ اور وہ بات چاہے کتنی ہی غلط کہتے لوگ کہتے ایک کامیاب وکیل اپنا پیشہ چھوڑ کر جو تبلیغ کر رہا ہے۔ اس کی باتیں توجہ سے سننی چاہئیں۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم دین کے لئے وہ تمام ذرائع اختیار نہ کریں۔ جو خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے پیدا کئے ہیں۔ میں ایک طرف تو دعوۃ و تبلیغ والوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں نے اس سلسلہ میں اپنے نام پیش کئے ہیں۔ ان کی لسٹ دفتر تحریک جدید سے لے کر کام شروع کریں۔ اور دوسری طرف میں

جماعت کو تحریک

کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نام دفتر تحریک جدید میں بھجوائیں۔ تاکہ تبلیغ کے اس طریق سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے احباب گزشتہ سال سے زیادہ اپنے آپ کو اس عرض میں پیش کریں گے۔

(۲)

تحریک جدید کی ہدایتوں میں سے ایک ہدایت یہ بھی تھی۔ کہ

ہماری جماعت کے افراد بیکار نہ رہیں

میں نہیں کہہ سکتا۔ میری اس تحریک پر جماعت نے کس حد تک عمل کیا۔ لیکن اپنے طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جماعت نے اس پر کوئی عمل نہیں کیا۔ اور اگر کیا ہو تو میرے پاس اس کی رپورٹ نہیں پہونچی۔

یاد رکھو جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بیکاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح ایک طاعون کا مریض سارے گاؤں والوں کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جس طرح ایک ہیضہ کا مریض سارے گاؤں والوں کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اسی طرح تم ایک بیکار کو کسی گاؤں میں چھوڑ دو۔ وہ سارے نوجوانوں کو بیکار بنانا شروع کر دے گا۔

جو شخص بیکار رہتا ہے۔ وہ

کئی قسم کی گندی عادتیں

سیکھ جاتا ہے۔ مثلاً تم دیکھو گے کہ بیکار آدمی ضرور اس قسم کی کھیلیں کھیلے گا۔ جیسے تاش یا شطرنج وغیرہ ہیں۔ اور جب وہ یہ کھیلیں کھیلنے بیٹھیگا۔ تو چونکہ وہ اکیلا کھیل نہیں سکتا۔ اس لئے وہ لازماً دو چار اور لڑکوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہے گا۔ اور پھر اپنے حلقہ کو اور وسیع کرتا جائے گا۔

اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے ہمارے ایک استاد تھے۔ ان کے دماغ میں کچھ نقص تھا بعد میں وہ اسی نقص کی وجہ سے مدعی ماموریت اور نبوت بھی ہو گئے۔ انہیں بھی کسی زمانہ میں تاش کھیلنے کا شوق تھا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ہمارے استاد تھے۔ اور ان کا کام یہ تھا۔ کہ ہماری تربیت کریں۔ پھر بھی وہ پکڑ کر ہمیں بٹھا لیتے۔ اور کہتے آؤ تاش کھیلیں اس وقت ہم کو بھی اس کھیل میں مزہ آتا۔ کیونکہ بچپن میں جس کام پر بھی لگا دیا جائے۔ اسی میں بچے کو لذت آتی ہے۔ لیکن آج یہ بے ہودہ کھیل معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ بعض اور بچے بھی ان کے ساتھ تاش کھیلتے۔ جب نماز کا وقت آتا۔ تو ہم نماز پر جانے کے لئے گھبراہٹ کا اظہار کرتے لیکن جب انہیں ہماری گھبراہٹ محسوس ہوتی تو کہتے ایک بار اور کھیل لو۔ وہ کھیلتے تو تھوڑی دیر کے بعد کہتے ایک بار اور کھیل لو۔ ہمارے کان میں چونکہ ہر وقت یہ باتیں پڑتی رہتی تھیں۔ کہ دین کی کیا قیمت ہے اس لئے جب ہم دیکھتے کہ نماز کو دیر ہو رہی ہے۔ تو اٹھ کر نماز کے لئے بھاگ جاتے۔ مگر جن کے کانوں میں یہ آواز نہ پڑے۔ کہ

دین کی کیا قدر و قیمت ہوتی ہے

ان کے ساتھ [illegible] مل جائیں۔ یا کوئی استاد ہی مل جائے۔ تو ان کی زندگی کے تباہ ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ جس وقت

فٹ بال کی کھیل میں مقابلہ

ہوتا ہے یا کرکٹ میں مقابلہ ہوتا ہے۔ یا تاش میں مقابلہ ہوتا ہے۔ تو بچے لذت محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان کو ترقی دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے فطرت میں یہ مادہ رکھا ہے۔ کہ وہ مقابلہ میں دلچسپی لیتی۔ اور لذت محسوس کرتی ہے۔ اگر کبھی چوری کے مقابلہ کی عادت ڈال دو۔ تو تھوڑے ہی دنوں میں تم دیکھو گے۔ کہ چوریاں زیادہ ہونے لگی ہیں۔ اور لوگوں نے چوری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ یہی

مقابلہ کی روح

ہے۔ جو تاش وغیرہ کھیلوں کے ذریعہ بچوں کی زندگی برباد کر دیتی ہے۔ غرض تم کسی شہر میں ایک آوارہ کو چھوڑ دو۔ وہ چونکہ بیکار ہوگا۔ اس لئے اپنی بیکاری کو دور کرنے کے لئے کوئی کام نکالے گا۔ کیونکہ انسان اگر فارغ بیٹھے تو تھوڑے ہی دنوں میں پاگل ہو جائے۔ لیکن چونکہ وہ محنت سے جی چراتا ہے۔ اس لئے بجائے کوئی مفید کام کرنے کے ایسے کام کرتا ہے۔ جن میں اس کا دل بھی گزر جاتا اور جی بھی لگا رہتا ہے۔ کہیں تاش شروع ہو جائیں گے۔ کہیں شطرنج کھیلی جائے گی۔ کہیں گانا شروع ہو جائے گا۔ کہیں بانسریاں بھی شروع ہو جائیں گی۔ کہیں سارنگیاں اور پھر طبلے بجنے لگ جائیں گے۔ یہاں تک کہ اسے ان چیزوں کی عادت ہو جائے گی۔ اور ان سے پیچھے ہٹنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ وہ بظاہر ایک آوارہ ہوگا۔ مگر درحقیقت وہ مریض ہوگا طاعون کا۔ وہ مریض ہوگا ہیضے کا۔ جو نہ صرف خود ہلاک ہوگا۔ بلکہ ہزاروں اور قیمتی جانوں کو بھی ہلاک کرے گا۔ پھر اس سے متاثر ہونے والے متعدی امراض کی طرح اور لوگوں کو متاثر کریں گے۔ اور وہ اور کو یہاں تک کہ ہوتے ہوتے ملک کا کثیر حصہ اس لعنت میں گرفتار ہو جائے گا۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے۔ کہ جس علاقہ میں یہ ہو۔ اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں

پہلا بیکار اس لئے بنا تھا۔ کہ اس کے والدین نے اس کے لئے کام مہیا نہ کیا۔ لیکن دوسرے بیکار اس لئے بنیں گے۔ کہ وہ ایک بیکار سے متاثر ہو کر اس کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گے۔ اور اس کی بد عادات کو اپنے اندر پیدا کر کے اپنی زندگی کا مقصد یہی سمجھیں گے۔ کہ کہیں بیٹھے تو لگا لیا۔ کہیں سر مار لیا۔ کہیں تاش کھیل لی۔ کہیں شطرنج کھیل لیا۔ کہیں جوا کھیلنے لگ گئے۔ غرض بیکاروں کی تمام تر کوشش ایسے ہی کاموں کے لئے ہو گی۔ جو نہ ان کے لئے مفید نہ سلسلہ کے لئے اور نہ مذہب کے لئے بلکہ

اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے۔

اور اسے جسقدر جلد ممکن ہو۔ دور کرنا چاہیئے۔ ہمارے ملک کی آمد پہلے ہی چھ پائی فی کس ہے ... فی کس آمد نہیں۔ بلکہ کروڑ پتیوں کی آمد بھی ملا کر اوسط نکالی گئی ہے۔ اور ان لوگوں کی آمد ڈال کر نکالی گئی ہے۔ جن کی دو دو تین تین لاکھ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ ورنہ اگر ان کو نکال دیا جائے۔ تو ہمارے ملک کی آمد فی کس دو تین پائی رہ جاتی ہے۔ جس ملک کی آمدنی کا یہ حال ہو۔ اس میں بھلا کتنے بیکار ہونگے اگر ملک کے تمام افراد کام پر لگے ہوئے ہوتے تو یہ ذلت نہ ہوتی۔ لیکن اب تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی دو آنے کماتا ہے۔ تو اس پر اتنے بیکاروں کا بوجھ ہوتا ہے۔ کہ اپنے لئے اس کی آمد دمڑی رہ جاتی ہے۔ اور جو زیادہ کماتا ہے اس کی آمد پر بھی اثر پڑتا ہے۔ تو بیکاروں کی وجہ سے ایک تو دوسرے لوگ ترقی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بیکار ان کے لئے بوجھ بنتے ہیں۔ دوسرے جب ملک میں ایک طبقہ ایسا ہو۔ جو آگے نہ بڑھنے والا ہو تو دوسرے لوگوں کا قدم بھی ترقی کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ کیونکہ بیکار مزدوری کو بہت کم کر دیتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ

عارضی کام کرنیکا عادی

ہوتا ہے۔ اور جب کسی کی بیکاری حد سے بڑھتی اور وہ بھوکوں مرنے لگتا ہے۔ تو مزدوری کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اسے سخت احتیاج ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ایک جگہ مزدور کو چار آنے مل رہے ہوں۔ تو یہ دو آنے لے کر بھی وہ کام کر دیگا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ سارے مزدوروں کی اجرت دو آنے ہو جائے گی۔ اور لوگ کہیں گے کہ جب ہمیں دو دو آنے پر مزدور مل جاتے ہیں۔ تو ہم چار آنے مزدوری کیوں دیں۔ پس وہ ایک بیکار ساری دنیا کے مزدوروں کی اجرت کو نقصان پہنچاتا ... اسے ... لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جن قوموں میں بیکاری زیادہ ہو۔ ان میں مزدوری نہایت سستی ہوتی ہے۔ کیونکہ بیکار مجبوری کی وجہ سے کام کرتا۔ اور باقی مزدوروں کی اجرتوں کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔ لیکن جن قوموں میں بیکاری کم ہو۔ ان میں مزدوری مہنگی ہوتی ہے۔ تو بیکار اقتصادی ترقی کو بھی نقصان پہونچاتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ مانگنے کا عادی ہو گا

دوسروں پر بوجھ

بنے گا۔ اور اگر کبھی مزدوری کرے گا۔ تو مزدوروں کی ترقی کو نقصان پہنچائے گا۔ پس اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاروں کا وجود سخت خطرناک ہے۔ پھر نہ صرف اقتصادی لحاظ سے بیکاروں کا وجود خطرناک ہے۔ بلکہ قومی لحاظ سے بھی ان کا وجود خطرناک ہے۔ اگر کسی قوم میں دس ہزار میں سے ایک ہزار بیکار ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس قوم ... سو میں سے صرف نوے شخص موجود ہیں۔ اور ان پر بھی دس فیصدی کا بوجھ ہے۔ ایسی قوم دنیا کی اور قوموں کے مقابلہ میں جن کا ہر فرد خود کمانے کا عادی ہو۔ کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ نیلامی میں اس قسم کا نظارہ دیکھنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک سو روپیہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے کے پاس ایک سو ایک لیکن یہ سو روپیہ پاس رکھنے والا شخص وہ چیز نہیں لے سکتا۔ جو صرف ایک روپیہ زائد پاس رکھنے والا اس کا مخالف لے جاتا ہے۔ اگر صرف ایک روپیہ زائد پاس رکھنے سے نیلامیوں میں مخالف کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو جہاں سو کے مقابلہ میں کسی کے پاس نوے روپے ہوں۔ وہ کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کا تو شکست کھا جانا یقینی ہے۔ ہندوؤں کو دیکھ لو۔ ان میں چونکہ بیکار کم ہیں۔ اس لئے وہ

ہر مرحلہ پر مسلمانوں کو شکست

دے دیتے۔ ان کی قوم دولت کمانے کی عادی ہے۔ اور گو وہ دنیا کی خاطر دولت کماتی ہے۔ جسے ہم اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر اقتصادی اور قومی طور پر اس کا نتیجہ ان کے لئے نہایت ہی خوشکن نکلتا ہے۔ پس میں نے تحریک کی تھی۔ کہ ہماری جماعت میں جو لوگ بیکار ہیں۔ وہ

معمولی سے معمولی مزدوری کرلیں مگر بیکار نہ رہیں

لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میری اس نصیحت پر عمل نہیں کیا گیا۔ اور اگر کیا گیا تو بہت کم جا کر اگر کوئی شخص بی۔ اے ہے۔ یا ایم۔ اے اور اسے ملازمت نہیں ملتی۔ اور وہ کوئی ایسا کام شروع کر دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ دو یا پانچ روپے ماہوار کماتا ہے۔ تو اس کا اسے بھی فائدہ ہوگا۔ اور جب وہ کام میں مشغول رہیگا تو دوسروں کو بھی فائدہ ہوگا۔ اور اس سے عام لوگوں کو وہ نقصان نہیں پہنچیگا۔ جو بیکار شخص سے پہونچتا ہے۔ بلکہ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے اخلاق درست ہوں گے۔ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا روپیہ جو اس پر صرف کرتے ہیں ضائع نہیں ہوگا۔ اور محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس سے قوم کو بھی فائدہ پہنچیگا غرضیکہ وہ اپنی اخلاقی حالت کو بھی درست کریگا۔ اور اقتصادی حالت کو بھی۔ پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ جو لوگ اپنے بیکار بچہ کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ یہ ہمارا بچہ ہے۔ ہمارے گھر سے روٹی کھاتا ہے۔ کسی اور کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ویسی ہی بات کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ میرا بچہ طاعون سے بیمار ہے۔ کسی اور کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے یا میرا بچہ ہیضہ سے بیمار ہے۔ کسی اور کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ جسطرح طاعون کے مریض کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کے متعلق کسی اور کو کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ سارے شہر کو حق حاصل ہے۔ کہ اس پر گھبراہٹ کا اظہار کرے۔ اور اس بیماری کو روکے جس طرح ہیضہ کے مریض کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس معاملہ میں کسی اور کو کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ سارا شہر اس بات کا حق رکھتا ہے۔ کہ اسکے متعلق گھبراہٹ ظاہر کرے۔ اور اس بیماری کو روکے۔ اسی طرح جو شخص بیکار ہے۔ اس کے متعلق تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسے ہم خود روٹی کھلاتے اور کپڑے پہناتے ہیں۔ کسی اور کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ہر شخص کو حق حاصل ہے۔

کہ وہ اس بیکاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ وہ طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کی طرح دوسرے

بچوں کا خون چوستا اور انہیں بد عادات میں مبتلا کرتا ہے

تم ہیضہ کے مریض کو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہو۔ تم طاعون کے مریض کو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہو۔ مگر تم ہیضہ اور طاعون کے کیڑوں کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ وہ پھیلیں گے اور دوسروں کو مرض میں مبتلا کریں گے۔ اسی طرح تم یہ کہکر کہ ہم اپنے بچہ کو کھلاتے۔ اور پلاتے ہیں۔ اس ذمہ واری سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ جو تم پر عائد ہوتی ہے۔ بلکہ تمہارا فرض ہے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ اس بیماری کو دور کرو۔ ورنہ قوم اور ملک اس کے خلاف

احتجاج کرنے میں حق بجانب

ہوں گے۔ پس یہ معمولی بات نہیں۔ کہ اسے نظر انداز کیا جا سکے۔ اگر ایک کروڑپتی کا بچہ بھی بیکار رہے۔ تو وہ اپنے گھر کو ہی نہیں بلکہ ملک کو بھی تباہ کرتا ہے؛

یاد رکھو تمام آوارگیاں بیکاری سے پیدا ہوتی ہے۔ اور آوارگی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی جرم نہیں۔ میرے نزدیک چور ایک آوارہ سے بہتر ہے۔ بشرطیکہ ان دونوں جرائم کو الگ الگ کیا جا سکے۔ اور اگر چوری اور آوارگی کو الگ الگ کرکے میرے سامنے رکھا جائے۔ تو یقیناً میں یہی کہوں گا۔ کہ چور ہونا اچھا ہے۔ مگر آوارہ ہونا برا۔ قتل نہائت ناجائز اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ لیکن اگر میری طرح کسی نے اخلاق کا مطالعہ کیا ہو۔ اور ان دونوں جرائم کو الگ الگ رکھ کر اس سے دریافت کیا جائے۔ کہ ان میں سے کونسا فعل زیادہ برا ہے۔ تو وہ یقیناً یہی کہیگا۔ کہ

قتل کرنا اچھا ہے مگر آوارہ ہونا برا

کیونکہ ممکن ہے۔ قاتل پر ساری عمر میں صرف ایک گھنٹہ ایسا آیا ہو۔ جبکہ اس نے جوش میں آکر کسی شخص کو قتل کر دیا ہو۔ لیکن آوارہ آدمی ساری عمر ذہنی طور پر قاتل بنا رہتا ہے۔ اور اپنی عمر کے ہر گھنٹہ میں اپنی روح کو ہلاک کرتا ہے۔ تم ایک قاتل کو نیک دیکھ سکتے ہو۔ لیکن تم کسی آوارہ کو نیک نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نیک ہو۔ لیکن اس کی عمر میں ایک گھنٹہ ایسا آجائے۔ جبکہ وہ جوش میں آکر کسی کو قتل کر دے۔ اور قتل کے بعد پچھتائے پریشان ہو۔ اور دوسرے گھنٹہ میں ہی وہ اپنے رب کے سامنے جھک جائے۔ اور کہے اے میرے رب مجھ سے غلطی ہوئی مجھے معاف فرمائیں۔ ہو سکتا ہے وہ معاف کر دیا جائے۔ لیکن آوارہ شخص خدا تعالے کی طرف نہیں جھکتا۔ کیونکہ وہ مردہ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی روحانی حس باقی نہیں ہوتی۔ میرے نزدیک

دنیا کا ہر خطرناک سے خطرناک جرم آوارگی سے کم ہے۔

اور آوارگی مجموعۂ جرائم ہے۔ کیونکہ جرم ایک جزو ہے اور آوارگی تمام جرائم کا مجموعہ ایک بادشاہ کے ہاتھ کی قیمت بادشاہ کی قیمت سے کم ہے ایک جرنیل کے ہاتھ کی قیمت جرنیل سے کم ہے۔ اسی طرح ہر جرم کی پاداش آوارگی سے کم ہے۔ کیونکہ جرم ایک جزو ہے۔ اور آوارگی اس کا کل ہے۔ تم دنیا سے آوارگی مٹا ڈالو تمام جرائم خود بخود مٹ جائیں گے۔ تمام جرائم کی ابتدا بچپن کی عمر سے ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بچہ آوارگی میں مبتلا ہوتا ہے۔ تم بچے کو کھلا چھوڑ دیتے ہو۔ اور کہتے ہو یہ بچہ ہے اس پر کیا پابندیاں عائد کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ خطرناک جرائم کا عادی بن جاتا ہے۔ اگر دنیا اپنے تمدن کو ایسا تبدیل کر دے۔ کہ بچے فارغ نہ رہ سکیں۔ تو یقیناً دنیا میں جرائم کی تعداد معقول حد تک کم ہو جائے۔ لوگ اصلاح اخلاق کے لئے کئی کئی تجویزیں سوچتے۔ اور قسم قسم کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ مگر وہ سب ناکام رہتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اگر بچوں کو کام پر لگا دیا جائے۔ اور

بچپن کی عمر کو فارغ عمر نہ قرار دیا جائے

تو نہ چوری باقی رہے نہ جھوٹ نہ دغا نہ فریب اور نہ کوئی اور فعل بد۔ بالعموم لوگ بچپن کی عمر کو بیکاری کا جائز زمانہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ بیکاری بھی ویسی ہی ناجائز ہے۔ جیسے بڑی عمر میں کسی کا بیکار رہنا۔ چنانچہ ہماری شریعت نے اسکو خصوصیت سے مدنظر رکھا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق امت محمدیہ کو ہدائت دی ہے۔ پاگل اور دیوانے کہتے ہیں۔ کہ یہ بے معنی حکم ہے۔ حالانکہ یہ بہترین تعلیم ہے۔ جو بچوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی آپ فرماتے ہیں۔ جب بچہ پیدا ہو۔ تو اس کے

دائیں کان میں اذان کہو اور بائیں میں اقامت

وہ بچہ جو ابھی بات کو سمجھتا ہی نہیں۔ وہ بچہ جو آج ہی پیدا ہوا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ تم آج ہی اس سے کام لو۔ اور پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان دو۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تو تمہیں اس کے کان میں اذان دینی چاہیئے۔ لیکن دوسرے اور تیسرے دن نہیں۔ کیا پہلے دن بچہ اذان کو سمجھ سکتا تھا۔ مگر مہینہ کے بعد کم فہم ہو جاتا ہے کہ تم اس حکم کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ یا سمجھتے ہو۔ کہ پہلے دن تو وہ اس قابل تھا۔ کہ اس سے کام لیا جاتا۔ لیکن سال دو سال گزرنے کے بعد وہ ناقابل ہو گیا ہے۔ جو شخص ہمیں یہ نصیحت کرتا ہے۔ کہ تم بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان دو یقیناً وہ اس تعلیم کے ذریعہ ہمیں اس نکتہ سے آگاہ کرتا ہے۔ کہ بچہ کا ہر دن تعلیم کا دن ہے۔ اور ہر روز اس کی تربیت کا تمہیں فکر کرنا چاہیئے۔ مگر امت محمدیہ میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اس نکتہ کو سمجھا۔ ہمیں خدا تعالے نے ایسا علم دیا تھا جس کا ہر ہر لفظ اس قابل تھا۔ کہ دنیا کے خزانے اس پر نچھاور کر دیئے جائیں۔ اس نے ہمیں معرفت کے موتی دیئے۔ علوم کے خزانے بخشے۔ اور ایسی کامل تعلیم دی۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔ مگر افسوس لوگوں نے اس کی قدر نہ کی۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو پیدا ہوا ہو۔ مگر اس کے کان میں اذان نہ کہی گئی ہو۔ پھر کیوں تم نے اب تک یہ نقطہ نہیں سمجھا۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیکاری کو سب سے بڑی لعنت

قرار دیا ہے۔ اور تمہارا فرض ہے۔ کہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس لعنت سے بچاؤ۔

تم دنیا میں دیکھتے ہو۔ کہ جب کارخانہ والوں کے سپرد کوئی مزدور کیا جاتا ہے۔ تو وہ اس کا نام رجسٹر میں درج کر لیتے ہیں اور اس سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا۔ کہ

کارخانہ والوں نے

کسی مزدور کا نام رجسٹر میں درج کر لینے کے بعد اسے دو چار سال کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہو۔ اگر نہیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سونہہ سے

کسی بزرگ کے ذریعہ

تمہارے بچوں کے کانوں میں اذان دلا کر کہا۔ کہ اب اس کا نام میری امت کے رجسٹر میں درج ہوگیا۔ تم نے اس بچے کا نام رجسٹر میں درج تو کرالیا۔ مگر پھر اُسے کارخانہ سے چھٹی دے دی۔ پس اس غفلت اور کوتاہی کا تم پر الزام عائد ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں۔ ہر نبی اپنی امت کا ذمہ وار ہوتا ہے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو یہ تعلیم دے دی۔ کہ جب کوئی بچہ پیدا ہو۔ تو اس کے کان میں اذان کہو تو اس کے بعد قیامت کے دن اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدا تعالےٰ پوچھے۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تیری امت کے بریکار جو چور۔ قاتل۔ جھوٹے۔ دغاباز فریبی اور مکار بن گئے۔ اور

خون چوسنے والی جونکوں کی طرح

انہوں نے ظلم سے دوسروں کی اولادوں کو بھی تباہ کیا۔ ان کی ذمہ واری کس پر ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیں گے اے خدا اس کی ذمہ واری مجھ پر نہیں۔ میں نے تو انہیں کہہ دیا تھا۔ کہ جس دن بچہ پیدا ہو۔ اسی دن اس کے کان میں اذان دو جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ اسی دن بچوں کو کام پر لگا دو۔ اور اُن کی نگرانی کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ جواب دے کر اپنی

فرض شناسی کا ثبوت

دے دیں گے۔ مگر ذمہ واری ان لوگوں پر عائد ہو جائے گی۔ جن کے گھروں میں بیکار بچے رہے۔ اور انہوں نے ان کی بیکاری کو دُور کرنے کا کوئی انتظام نہ کیا۔

پس یہ غلطی ہے۔ کہ ہمارے ملک بچپن کے زمانہ کو بیکاری کا زمانہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اگر بچپن کا زمانہ بیکاری کا زمانہ ہے۔ تو پھر چوری چوری نہیں۔ اور فریب فریب نہیں۔ تمام بدکاریاں اور تمام قسم کے فسق و فجور بچپن میں ہی سیکھے جاتے ہیں۔ اور پھر ساری عمر کے لئے لعنت کا طوق بن کر گلے میں پڑ جاتے ہیں۔ پس

بیکاری کا ایک دن بھی موت کا دن ہے

جب تک ہماری جماعت اس نکتہ کو نہیں سمجھتی حالانکہ خدا تعالےٰ نے اس کو سمجھانے والے دیئے ہیں۔ اُس وقت تک وُہ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ دیکھو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات کہی۔ مگر لوگوں نے نہ سمجھی۔ اب میں نے بتائی ہے۔ اور یہ میں آج ہی نہیں کہہ رہا۔ بلکہ میں مختلف رنگوں اور مختلف پیراؤں میں کئی دفعہ اس بات کو دہرا چکا ہوں۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے ایسا ملکہ دیا ہے۔ کہ میں اسلام کے کسی حکم کو بھی لوں۔ اسے ہر وقت نئے رنگ میں بیان کر سکتا۔ اور نئے پیرایہ میں لوگوں کے ذہن نشین کر سکتا ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تم مختلف رنگوں میں ایک بات کو سنو مزے لو۔ اور عمل نہ کرو۔ اس کے نتیجہ میں تمہارا جُرم اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ تمہیں ایک ایسا شخص ملا جس نے ایک ہی بات مختلف دلکش اور موثر پیراؤں میں تمہارے سامنے رکھی مگر پھر بھی تم نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ پس تحریک جدید میں مَیں نے ایک یہ نصیحت کی تھی۔ کہ بیکاری کو دُور کیا جائے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

(۳)

میں نے اس کا ایک مرکز بنانے کے لئے بورڈنگ تحریک جدید قائم کیا ہے۔ میں خوش ہوں کہ جماعت نے اس بورڈنگ میں اپنے لڑکے داخل کرنے کے متعلق میری تحریک پر عمل کیا۔ اور اس وقت ساٹھ سے اُوپر طالب علم بورڈنگ تحریک جدید میں داخل ہیں۔ لیکن یہ تعداد ابھی کافی نہیں۔ اور پھر

میرے مدنظر تحریک جدید کا صرف ایک بورڈنگ نہیں۔ بلکہ دو ہیں۔

ایک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ اور دوسرا مدرسہ احمدیہ کے ساتھ۔ پھر میرے مدنظر یہ بھی ہے۔ کہ اسی طرز پر لڑکیوں کے لئے بھی ایک بورڈنگ قائم کیا جائے۔ اور میرا منشا یہ ہے۔ کہ جماعت کے کسی لڑکے اور لڑکی کو فارغ نہ رہنے دیا جائے۔ میرے پاس بورڈنگ تحریک جدید کے سپرنٹنڈنٹ شکایت کرتے رہتے ہیں۔ کہ لڑکوں کے پاس اتنا کام ہے کہ اور زیادہ کام کے لئے اُن کے پاس کوئی وقت نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اگر اوقات کا صحیح استعمال کیا جائے۔ تو کام نہایت قلیل عرصہ میں ختم ہو سکتا ہے اور باقی وقت اور کاموں کے لئے بچ سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ وُہی کام جو مَیں تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہوں۔ اگر کسی دوسرے کے سپرد کروں۔ تو وُہ دوگنا بلکہ بعض دفعہ چوگنا وقت لے لیتا ہے۔ بلکہ بعض کام جو مَیں دو گھنٹے میں کر لیتا ہوں۔ اگر کسی اور کے سپرد کروں۔ تو وُہ ۴۸ گھنٹے خرچ کر دیتا ہے۔ در حقیقت انسانی دماغ میں اللہ تعالےٰ نے یہ قابلیت رکھی ہے کہ اگر انسان چوکس اور ہوشیار ہو کر بات سُنے اور اس پر عمل کرے۔ تو وہ آتنی جلدی بات سمجھ لیتا۔ اور کام کو پورا کر دیتا ہے۔ کہ دوسرے حیران رہ جاتے ہیں پس اگر

تحریک جدید کے بورڈروں کو ہوشیار بنایا جائے

اور ان میں چستی اور بیداری پیدا کی جائے۔ تو ان کا دن ۲۴ گھنٹے کا نہ رہے۔ بلکہ ۴۸ یا ۷۲ گھنٹے کا بن جائے۔ یا اس سے بھی زیادہ کا۔ تو در حقیقت وقت کی زیادتی آپ ہی آپ ہو سکتی ہے۔ اگر لڑکے کو چست بنایا جائے۔ اُسے جلدی جلدی لکھنے کی عادت ڈال دی جائے۔ جلدی جلدی بات سمجھنے کی قابلیت اس میں پیدا کی جائے۔ اور اس کے تمام عقلی قوےٰ کو تیز کر دیا جائے تو وُہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ۲۴ گھنٹے میں کام ختم نہیں ہوتا۔ یہ کہہ کریں گے۔ کہ ہمارے پاس وقت ہے۔ مگر کام نہیں لیکن جلدی سے مراد بے وقوفی نہیں۔ بلکہ سوچکر اور سمجھ کر جلدی کام کرنا مراد ہے۔ وُہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ نے روحانی آنکھیں دی ہوئی ہوتی ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ جلد بازی اور جلدی سے کام کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مولوی برہان الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت ہی مخلص صحابی گزرے ہیں۔ احمدیت سے پہلے وہ وہابیوں کے مشہور عالم تھے۔ اور ان میں انہیں بڑی عزت حاصل تھی جب احمدی ہوئے۔ تو باوجود اس کے کہ ان کے گزارہ میں تنگی آگئی۔ پھر بھی انہوں نے پرواہ نہ کی۔ اور اسی غربت میں دن گزار دیئے۔ بہت ہی مستغنی المزاج انسان تھے انہیں دیکھکر کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ کہ یہ بھی کوئی عالم ہیں بلکہ بظاہر انسان یہی سمجھتا تھا۔ کہ یہ کوئی کمی ہیں۔ بہت ہی منکسر طبیعت کے تھے۔ مجھے ان کا ایک لطیفہ ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور وہاں سخت مخالفت ہوئی۔ تو اس کے بعد آپ جب واپس آئے۔ تو مخالفوں کو جس جس شخص کے متعلق پتہ لگا۔ کہ یہ احمدی ہے۔ اسے سخت تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔

مولوی برہان الدین صاحب

بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ٹرین پر سوار کرا کے سٹیشن سے واپس جا رہے تھے۔ کہ لوگوں نے ان پر گوبر اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا۔ اور ایک نے تو گوبر آپ کے مونہہ میں ڈالدیا۔ مگر وہ بڑی خوشی سے اس تکلیف کو برداشت کرتے گئے۔ اور جب بھی ان پر گوبر پھینکا جاتا تھا۔ بڑے مزے سے کہتے تھے۔ کہ ایہہ دن کتھوں، ایہہ خوشیاں کتھوں۔ اور بتانے والے نے بتایا کہ ذرا بھی ان کی پیشانی پر بل نہ آیا۔ غرض بہت ہی مخلص انسان تھے۔ وہ اپنے احمدی ہونے کا موجب ایک عجیب واقعہ سنایا کرتے تھے۔ احمدی گو وہ کچھ عرصہ بعد میں ہوئے ہیں۔ مگر انہوں نے دعوےٰ سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کر لیا تھا۔ درمیان میں کچھ وقفہ پڑ گیا۔ انہوں نے ابتداء ہی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر سُنا۔ تو پیدل قادیان آئے۔ یہاں آکر پتہ لگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لے گئے ہیں۔ شائد کسی مقدمہ میں پیشی تھی۔ یا کوئی اور وجہ تھی مجھے صحیح معلوم نہیں۔ آپ فوراً گورداسپور پہونچے۔ وہاں انہیں

حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم

ملے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دیرینہ خادم اور دعوےٰ کے پہلے آپکے ساتھ رہنے والے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذیل گھر میں یا کہیں اور ٹھہرے ہُوئے تھے۔ اور جس کمرہ میں آپ مقیم تھے اس کے دروازہ پر چک پڑی ہوئی تھی۔ مولوی برہان الدین صاحب کے دریافت کرنے پر حافظ حامد علی صاحب نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرہ میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ حافظ صاحب نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصروفیت کیوجہ سے منع کیا ہُوا ہے اور حکم دے رکھا ہے۔ کہ آپ کو نہ بلایا جائے۔ مولوی صاحب نے منتیں کیں کہ کسی طرح ملاقات کرا دو۔ مگر حافظ صاحب نے کہا میں کس طرح عرض کر سکتا ہوں جبکہ آپ نے ملنے سے منع کیا ہُوا ہے۔

لیکن آخر بہت سی منتوں کے بعد انہوں نے حافظ صاحب سے اتنی اجازت لے لی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چک سے جھانک کر زیارت کرلیں یا یہ کہ ان کی نظر بچا کر (مجھے اس وقت بہ تفصیل یاد نہیں) وہ اس کمرہ کی طرف گئے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اور چک اٹھا کر جھانکا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹہل رہے ہیں۔ اس وقت آپ کی دروازہ کی طرف پشت تھی اور بڑی تیزی سے دیوار کی دوسری طرف جا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ جب آپ کتاب اشتہار یا کوئی مضمون لکھتے تو بسا اوقات ٹہلتے ہوئے لکھتے جاتے اور آہستہ آواز سے ساتھ ساتھ پڑھتے بھی جاتے۔ اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی مضمون لکھ رہے اور بڑی تیزی سے ٹہلتے جا رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ پڑھتے بھی جاتے تھے۔ دیوار کے قریب پہنچ کر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس مڑنے لگے تو مولوی برہان الدین صاحب کہتے ہیں۔ میں وہاں سے بھاگا تا آپ کہیں مجھے دیکھ نہ لیں۔ حافظ حامد علی صاحب نے یا کسی اور نے پوچھا کیا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرلی۔ وہ کہنے لگے۔ بس پتہ لگ گیا اور پنجابی زبان میں کہنے لگے۔ جیہڑا کمرے وچ اتنا تیز تیز چلدا ہے۔ اس نے کسی دور جگہ ہی جانا ہے۔ یعنی جو کمرہ میں اس قدر تیز چل رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی

منزل مقصود بہت دور ہے

اور اسی وقت آپ کے دل میں یہ بات جم گئی کہ آپ دنیا میں کوئی عظیم الشان کام کرکے رہینگے یہ ایک نکتہ ہے مگر اسی کو نظر آسکتا ہے جسے روحانی آنکھیں حاصل ہوں۔ وہ اس وقت بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی بات کئے چلے گئے۔ مگر چونکہ یہ بات دل میں جم چکی تھی۔ اس لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی اور پھر اس قدر اخلاص بخشا کہ انہیں کسی مخالفت کی پرواہ ہی نہ رہی۔ تو تیزی کے ساتھ کام کرنے سے اوقات میں بہت بڑا فرق پڑجاتا ہے۔ پس بچوں کو جلدی کام کرنے اور جلدی سوچنے کی عادات ڈالی جائے مگر جلدی سے مراد جلد بازی نہیں۔ بلکہ سوچ سمجھ کر تیزی سے کام کرنا ہے۔ جلد باز شیطان ہے لیکن سوچ سمجھ کر جلدی کا کام کرنے والا

خدا تعالیٰ کا سپاہی ہے

پھر میرا منشا ہے کہ نہ صرف موجودہ بورڈنگ تحریک جدید کو ترقی دی جائے۔ بلکہ ایسا ہی ایک بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے ساتھ قائم کیا جائے۔ اور اسی طرح کا ایک بورڈنگ لڑکیوں کے لئے بنایا جائے۔ اور میرا منشا ہے کہ آہستہ آہستہ لڑکوں کو اتنا تیز کام کرنے کا عادی بنایا جائے کہ وہ علاوہ تعلیم کے دوسرے کاموں کے لئے بھی وقت نکال سکیں اور ہوسکے تو اپنے لئے غلہ بھی خود پیدا کریں۔ سبزیاں خود پیدا کریں یعنی کھیتی باڑی کا بھی کام کریں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو یہ کہ ان میں سے کبر مٹ جائیگا اور دوسرے یہ کہ بڑے ہوکر وہ نوکریوں پر نظر نہیں رکھیں گے بلکہ پیشوں کی طرف توجہ دینگے۔ پھر اس کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ان کی صحت اچھی رہیگی۔ ابھی ہمارے پاس اتنی جگہ نہیں کہ لڑکوں سے کھیتی باڑی کا کام لیا جائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ بورڈنگ میں یہ نقص ہے۔ کہ اس کے اردگرد عمارتیں بن گئی ہیں اور کھیتی باڑی کے لئے کوئی زمین نہیں رہی۔ بورڈنگ ایسی جگہ ہونا چاہیئے۔ جس کے اردگرد

کم از کم چالیس پچاس ایکڑ جگہ

ہو اور بچوں کا یہ کام ہو کہ وہ صبح اٹھتے ہی کھیتی باڑی کا کام کریں۔ پھر مرغی خانہ کا کام بھی انہیں سکھایا جائے اور اس طرح اپنے لئے وہ سبزی خود پیدا کریں غلہ خود پیدا کریں۔ اور اگر گوشت کی ضرورت ہو تو وہ بھی مرغیاں ذبح کرکے اپنے لئے آپ مہیا کیا جائے۔ اس طرز پر کام کرنے کے نتیجہ میں جہاں ماں باپ کے اخراجات کم ہوجائینگے وہاں لڑکوں میں کام کرنے کی عادت پیدا ہوگی۔ ان کا ذہن تیز ہوگا اور صحت مضبوط رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں نے دیکھا ہے آپ دن بھر گھر کے اندر کام کرتے لیکن روزانہ ایک دفعہ سیر کے لئے ضرور جاتے اور ۷۴-۷۵ برس کی عمر ہونے کے باوجود سیر پر اس قدر باقاعدگی رکھتے کہ آج وہم سے نہیں ہوسکتی ہم بعض دفعہ سیر پر جانے سے رہ جاتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضرور سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو کھلی ہوا کے اندر چلنا پھرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا دماغ کے لئے بہت مفید ہوتا ہے اور جب تحریک جدید کے بورڈر کھلی ہوا میں رہ کر مشقت کا کام کریں گے تو جہاں ان کی صحت اچھی رہیگی وہاں ان کا دماغ بھی ترقی کریگا اور وہ دنیا کے لئے مفید وجود بن جائینگے پس یہ تحریک آج میں پھر کرتا ہوں کہ

جماعت کے احباب اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کریں

خدا تعالیٰ کے فضل سے جو نوجوان بچوں کے لئے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہیں وہ بچوں کی تعلیم اور ترقی میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور تن دہی کے ساتھ اپنے فرض کو ادا کررہے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ہر لحاظ سے پورا کام کررہے ہیں ابھی ان کے لئے بھی ترقی کی بہت گنجائش ہے لیکن بہرحال وہ اس کام میں دلچسپی لے رہے ہیں اور چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ انہیں بچپن سے دین کی طرف رغبت ہے اس لئے امید ہے کہ اگر انہوں نے اس میں ترقی کرنے کی کوشش کی تو وہ خود بھی فائدہ حاصل کرسکتے اور بچوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں علاوہ ازیں اس ذریعہ سے بیکاری کا بھی ایک حد تک ازالہ ہوسکتا ہے

پس یہ تین تحریکیں آج میں پھر دہراتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ دوست ان کی طرف توجہ کرینگے تمام دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کام ہمیشہ کرنے سے ہوتے ہیں۔ باتیں کرنے سے نہیں ہوتے میں نے پچھلے دو خطبوں میں ایک پچھلے جمعہ کے خطبہ میں اور ایک چار یا پانچ پہلے جمعوں میں سے کسی ایک جمعہ کے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو تب بھی خدا تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کردیگا۔ لیکن یہ ہو نہیں سکتا کہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہی اور جس کا نقشہ اس نے مجھے سمجھا دیا ہے وہ نہ ہو وہ ضرور ہوکر رہیگی خواہ دوست دشمن سب مجھے چھوڑ جائیں۔ اس پر بعض دوستوں نے شکوہ کیا ہے کہ آپ نے یہ الفاظ کیوں کہے۔ ہمیں ان سے تکلیف ہوئی ہے ہم تو آپ پر اپنی جان اور اپنا مال سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ الفاظ اس قابل نہیں تھے کہ اس پر انہیں تکلیف ہوتی بلکہ اس قابل تھے کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کے دین کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہتے۔ یہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے اور

خدا تعالیٰ کے معاملہ میں رقابت کی ضرورت ہوتی ہے

میں تو چاہتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جس کے دل میں یہ احساس نہ ہو کہ خواہ ساری دنیا احمدیت کو چھوڑ دے۔ پھر بھی وہ خدا کے سلسلہ کو پھیلا کر رہے گا۔ پس یہ صدمہ والی بات نہ تھی بلکہ رقابت والی بات تھی اور تم میں سے ہر شخص کو میری طرح یہ کہنا چاہیئے تھا کہ اگر ساری دنیا الگ ہوجائے اور کوئی بھی ہمارے ساتھ نہ رہے پھر بھی احمدیت دنیا کے کناروں تک پھیلا کر چھوڑیں گے کیونکہ یہ خدا کا سلسلہ ہے اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ میں نے اس کے ساتھ ایک مثال بھی دی تھی اور بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ذکر میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی سوال نہیں ہوتا یہ تھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت آپ جو کام بھی شروع فرماتے دائیں طرف سے شروع کرتے۔ ایک دفعہ آپ مجلس میں تشریف رکھتے تھے کہ کوئی شخص دودھ لایا۔ آپ نے تھوڑا سا پی کر باقی تبرک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیں مگر وہ اس وقت آپ کے بائیں طرف تھے اور دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ آپ نے دائیں طرف منہ کرکے اس نوجوان سے پوچھا کہ میاں اگر تم اجازت دو تو میں یہ دودھ ابوبکرؓ کو دیدوں اس نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کا حکم ہے یا آپ مجھے اختیار دیتے ہیں کہ میں جو چاہوں کہوں آپ نے فرمایا حکم تو نہیں۔ وہ کہنے لگا تو پھر ادھر لایئے۔ تبرک کے معاملہ میں میں کسی کو اپنے آپ پر ترجیح نہیں دیکتا۔ تو

اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سارے بندے قریب ہیں

اور ہر بندے کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔ پس میں وہ الفاظ کہکر صرف اپنا احساس بیان نہیں کر رہا تھا بلکہ میں چاہتا تھا۔ کہ تم میں سے ہر شخص کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی اشاعت کا وہی ذمہ وار ہے۔ اور اگر ایسا احساس تم میں پیدا ہو جائے تو پھر نہ وعظ کی ضرورت ہے۔ نہ لمبے خطبوں کی پھر اتنی ہی ضرورت ہوگی۔ کہ میں کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرکے مختصر سے مختصر خطبہ بیان کر دوں کیونکہ مجھے علم ہوگا۔ کہ ہر شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ سمجھتا ہے۔ اور اسے کسی وعظ کی ضرورت نہیں پس جس دن تم یہ سمجھنے لگ جاؤ گے۔ کہ

تم دنیا میں خدا تعالیٰ کے نمائندہ ہو

اور تمہارے سپرد وہی یہ کام ہے۔ کہ تم ساری دُنیا میں احمدیت پھیلاؤ۔ اس دن کسی نصیحت کسی لیکچر اور کسی وعظ کی ضرورت نہ رہے گی تم خود خدا تعالیٰ کی وہ چلتی پھرتی تلواریں ہو گے۔ جو آپ ہی آپ ضلالت اور کفر و شرک کی گردنیں کاٹتی پھریں گی۔

یاد رکھو وعظ و نصیحت سے اس وقت تک کچھ نہیں بنتا جب تک دلوں میں تغیر پیدا نہ کیا جائے۔ اور جب تک یہ سمجھا نہ جائے کہ ہم پر اشاعت دین کی ذمہ واری ہے۔ جب تک یہ تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ وعظ و نصیحت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور جب لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے نمائندہ ہیں اور ہمارا اپنا کام ہے۔ کہ بغیر کسی تحریک کے خود بخود کام کرتے چلے جائیں۔ وہ دن ترقی کا ہوتا ہے۔ اور اس دن سے جماعت کو بیدار کرنیکی ضرورت نہیں رہتی۔ میں نے تحریک جدید کے مالی حصہ کے لئے چندہ کی اپیل کی تھی۔ اسکے متعلق میں نے دیکھا ہے جو لوگ بیدار اور ہوشیار تھے۔ انہوں نے اس بات کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہ کب انکی جماعت کی طرف سے مجموعی طور پر چندہ کی فہرست جاتی ہے۔ بلکہ انہوں نے تحریک سنتے ہی اپنے وعدے لکھوا دیئے۔ اور جن جماعتوں میں ایسے آدمی کم تھے۔ ان کی طرف سے اب آہستہ آہستہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نام پہنچ رہے ہیں۔ مگر جو جوشیلے تھے۔ انہوں نے جھٹ پٹ اپنے نام بھجوا دیئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ بعد میں جماعت کے چندہ دہندگان میں بھی اپنا نام لکھا دینگے۔ سستی کرکے اپنے ثواب کو کیوں کم کریں۔ یہ آگ جس دن ایک یا دو کے دل میں نہیں۔ بلکہ تمام لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیگی۔ اس دن تمام وعظ دل سے پیدا ہونگے

خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہارے دلوں میں بیٹھکر آپ تمہاری راہنمائی کرینگے

مگر وہ جن کے دلوں میں یہ آگ نہیں وہ ایک بیل گاڑی کی طرح ہیں۔ جسے کھینچنے کے لئے بیلوں کی ضرورت ہوتی ہے یا گھوڑے گاڑی کی طرح ہیں۔ جس کے آگے جب تک گھوڑے نہ جوتے جائیں۔ حرکت نہیں کر سکتی۔ مگر جن کے دلوں میں آگ پیدا ہو جائے۔ وہ انجن کی طرح ہو جائینگے جو کسی بیرونی تحریک کے محتاج نہ ہونگے۔ بلکہ ان کے اندر کی آگ خود بخود انہیں قربانیوں پر آمادہ کریگی۔ پس یہ باتیں صرف سن لینے سے کام نہیں چلتا بلکہ کام اس آگ کے ذریعہ ہوگا۔ جو تمہارے دلوں میں پیدا ہوگی۔ جب تک جماعت کے افراد کے دلوں میں یہ احساس پیدا نہ ہو۔ کہ سلسلہ کے کاموں کے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ وہ یہ نہ دیکھیں کہ انکا سیکرٹری اور پریذیڈنٹ کیا کرتا ہے بلکہ اگر سیکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کرتا ہے۔ تو خود اس کی بجائے کام کریں۔ اس وقت تک حقیقی معنوں میں ترقی نہیں ہو سکتی۔

میں نے دیکھا ہے۔ جس جماعت کا سیکرٹری یا پریذیڈنٹ جب خود چندہ نہ دینا چاہیں۔ وہ کام کو پیچھے کرتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اگر جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو سلسلہ کے کاموں کے لئے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ سمجھے۔ تو وہ اپنے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ کی سستی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہے بلکہ اگر وہ سست ہوں تو انکی بجائے آپ جماعت میں چندہ کی تحریک شروع کر دے اور سیکرٹری اور پریذیڈنٹ کے کاموں کا بھی خود ثواب لے لے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ اگر تحریک جدید کے چندہ کے فارم لیکر کوئی شخص چل پڑے اور لوگوں سے وعدے لینا شروع کر دے تو اسکے متعلق کوئی شخص کہہ سکے کہ یہ مجرم ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ کو یہ کام کرنا چاہئے تھا۔ اگر سیکرٹری یا پریذیڈنٹ چاہتا ہے۔ کہ ثواب لے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ دوسروں سے پہلے کام کرے۔ اور اگر وہ کام نہیں کرتا۔ اور جماعت کا کوئی اور فرد لوگوں سے چندہ لینا یا چندے کے وعدے لکھوانا شروع کر دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی سیکرٹری اور وہی پریذیڈنٹ ہے۔

غرض تحریکیں کتنی ہی اعلیٰ ہوں۔ جبتک کام نہ شروع کیا جائے۔ اور اس میں سرگرمی نہ دکھائی جائے۔ کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس اپنے اندر وہ آگ پیدا کرو جو تمہیں انجن بنا دے۔ تم بیل گاڑی نہ بنو جو بیلوں کی محتاج ہوتی ہے۔ بلکہ تم انجن بنو۔ جو دوسروں کو بھی کھینچ کر لیجاتا ہے جس دن اس قسم کے لوگ جماعت میں پیدا ہو جائینگے تمام کام خود بخود سہولت سے ہوتے چلے جائینگے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دُعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ رمضان کے پاک اور مقدس مہینہ کے طفیل ہماری جماعت کی غفلت اور سستی کو دور کرے۔ اور ہر شخص میں یہ رُوح پیدا کرے کہ وہ اپنے آپ کو دُنیا میں خدا تعالیٰ کا نمائندہ اور دینی خدمت کا ذمہ وار سمجھے دیکھو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر بعض کو خلفاء قرار دیا ہے۔ مگر ایک جگہ یہ بھی فرماتا ہے کہ جعلنا کم خلائف فی الارض تم میں سے ہر ایک خدا کا خلیفہ ہے۔ پس تم کیوں سمجھتے ہو۔ کہ سلسلہ کے کاموں کا فلاں ذمہ وار ہے۔ اور تم نہیں تم بھی ان کاموں کے ذمہ وار ہو۔ اور دوسرے بھی۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ یہ احساس تم میں پیدا ہو کہ تم میں سے ہر شخص خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے جلال کا زندہ نمونہ ہے۔ اور اسی کا فرض ہے۔ کہ وہ دنیا کو آستانۂ اسلام پر جھکائے۔ اس کے ساتھ ہی میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے جو نقصان اسلام کی اشاعت کو پہنچ رہا ہے۔ وہ دُور ہو۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں ؎

محافظ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ دودھ پسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی رچھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلقِ خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبِ اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک ؂

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیقہ بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حُسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پاتا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی (اکسیر سیلان الرحم) ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے قیمت ڈھائی روپیہ (دوٹ) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر عیشباغ لکھنؤ

ضرورت رشتہ

کشمیری خاندان کی بارہ سولہ سالہ دو تعلیم یافتہ لڑکیوں کے رشتہ کے لئے دو برسر روزگار کشمیری لڑکوں کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بمعرفت ذیل پتہ۔ کی جائے۔ جو پوشیدہ رکھی جائے گی ؂

اسمٰعیل معرفت سب آفس الفضل قلعہ گجر سنگھ روڈ۔ لاہور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی راجہ ولد حسن ذات گردڑ سکنہ چک نمبر ۱۳۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط:۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ہدایت ولد احمد ذات دبیں سکنہ چک نمبر ۲۶۸ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رجب ولد پہلوان ذات سیال سرہانہ سکنہ بستی لفرت تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گوبند رام ولد تلسی داس ذات گوسائیں سکنہ پیرکوٹ سدھانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گل شبیر ولد موتا ذات ہیدن سکنہ منڈی ہیدن تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام عیسیٰ ولد محمد بخش ذات ارائیں سکنہ موضع کوٹ ارائیں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۳۵ ۲۴ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء۔

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۴۴۵۴

منکہ نامرہ بیگم زوجہ شاہ سوار خان صاحب قوم جب پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال تخمیناً پیدائشی احمدی ساکن نورنگ ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات محلہ انجمن تہال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت زیور سونا ۵ تولہ اور زیور چاندی ۸۶ تولہ جس کی قیمت تخمیناً ۲۰۰/- روپیہ اور ایک بھینس ہے جس کی قیمت -/۱۲۰ روپے ہے۔ اور -/۳۲ روپے حق مہر ہے۔ گویا کل مبلغ -/۳۵۲ روپے کی جائداد ہے۔ جس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ اگر میری موت کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا وصیت نامہ لکھ دیا ہے کہ سند رہے۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا نامرہ بیگم زوجہ شاہ سوار خان صاحب

گواہ شد:۔ محمد دین سکرٹری تہال بقلم خود کاتب

گواہ شد:۔ امیر حسین امام الصلوۃ جماعت احمدیہ نورنگ۔

الطبیب لاہور

یہ ماہوار مصور رسالہ زیر ادارت جناب حکیم محمد شریف صاحب سابق مدیر الحکیم لاہور سے ہر ماہ نہایت آب وتاب سے اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ جس میں حفظ صحت۔ غذائی تحقیقات۔ جرمی۔ بوٹی۔ علم الادویہ الامراض والعلاج۔ تاریخ طب اطباء وغیرہ وغیرہ کے متعلق ارض ہند کے ماہرین فن کے بہترین مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ بریں اس میں نہایت گرانقدر صدری مجربات اور اسراری نسخہ جات درج ہوتے ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے سوالات وجوابات کا سلسلہ بھی موجود ہے۔ ملک کے نامی گرامی اطباء اسے ملک کا بہترین اور لیڈنگ طبی پرچہ قرار دیتے ہیں۔ مضامین نہایت سلیس اور آسان زبان میں درج ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ رسالہ ہر طبیب وغیر طبیب کے لئے یکساں مفید ہے۔ گذشتہ سال اس کی اشاعت خاص "معلومات ومجربات باہیہ" کے نام سے چھپی تھی۔ جو بے حد مقبول ہوئی۔ اس مرتبہ "الکیمیا" کے موضوع پر اس کی اشاعت خاص جنوری ۳۶ء میں نکلے گی۔ جس میں اس دلچسپ موضوع پر انتہائی معلومات ونسخہ جات درج ہونگے "معلومات ومجربات باہیہ" کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ اور اس کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ہے لیکن خریداران رسالہ کو ۸/ علاوہ محصول میں دی جاتی ہے اسی طرح الطبیب کی اشاعت خاص درباره الکیمیا کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ لیکن جو صاحب جنوری ۱۹۳۶ء سے الطبیب کے خریدار ہو جائیں گے۔ انہیں یہ اشاعت بھی معمولی دو روپے سالانہ چندہ میں دی جائے گی:۔
کوئی کتب خانہ ان سے خالی نہ رہنا چاہئے

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ الطبیب کرتگلی خان روڈ
بیرون موچی دروازہ لاہور

ناظرین اخبار غور سے پڑھیں

سلسلہ کتب اسلام

اپنے بچوں کو صحیح لائنوں پر تعلیم دینے کے لئے
منظور شدہ نظارت تالیف وتصنیف
مصنفہ:۔ چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
پڑھائیں۔ جن کو سلسلہ کے علماء و بزرگان کرام نے بہت پسند کیا ہے۔ قیمت پہلی کتاب ۲/ دوسری کتاب ۳/ تیسری کتاب ۴/ چوتھی کتاب ۴/
ملنے کا پتہ:۔ محمد عنایت اللہ تاجر کتب۔ قادیان۔ دارالامان:۔

تپ دق کا علاج

تپدق کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ اور اس کی شرطیہ دوا کون سی ہے؟ اس کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے یعنی وہ جو دق کے مادہ اور دقی جراثیم کا مقابلہ کرنے میں جسم اور خون کو مدد دے۔ مریض کی برداشت کے مطابق آہستہ آہستہ قوت پہنچائے۔ اور بدن میں ایسا جوہر پیدا کر دے۔ جس کی موجودگی میں دقی جراثیم زندہ نہ رہ سکیں۔ تپدق کی مشہور و معروف دوا کندن اپنے اندر یہی صفت رکھتی ہے۔ یہ ایک طرف خون کے سفید ذرات کو بیماری اور اس کے جراثیم پر غالب آنے کی طاقت بخشتی ہے۔ تو دوسری طرف جراثیم کو کمزور کر کے رفتہ رفتہ ان کو ختم کر دیتی ہے۔ کندن سے پھیپھڑے اور آنتوں کے زخم پر بہت جلد کھرنڈ جم جاتی ہے۔ خون۔ ریم اور ریشہ دار بلغم بند ہو جاتا ہے۔ اور گلٹیوں کا دقی ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ کندن دماغ کے اس مرکز کو جس پر جسم کی حرارت کی کمی و زیادتی کا دارومدار ہے۔ اپنا صحیح کام انجام دینے کے قابل بناتی ہے اور دقی بخار کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ چند روز میں اس کو ہٹا دیتی ہے۔ کندن قلب کو بعید تقویت پہنچاتی ہے اور اس کی رفتار کی اصلاح کر کے دوران خون کے نظام کو درست کرتی ہے۔ کندن معدہ اور جگر کو قوت پہنچا کر روغنی اور مقوی غذاؤں کو ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے استعمال کے ساتھ ہی بیمار کی غذا بڑھ جاتی ہے اور بہت جلد طاقت بحال ہونے لگتی ہے۔ آنتوں کی دق کے بدبودار دست اس سے اکثر چند ہی روز میں بند ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کندن کے ایسے خواص ہیں۔ جن کی بے شمار تجربوں سے تصدیق ہو چکی ہے اور جن میں سے کسی ایک میں بھی

کوئی دوسری دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی

دق پھیپھڑے کی ہو۔ یا آنتوں کی۔ ہڈیوں کی ہو یا گلٹیوں کی۔ کندن سے دق کی ہر قسم میں شرطیہ فائدہ ہوتا ہے اگر یہ بیماری پہلے یا دوسرے درجہ میں ہو۔ تو کندن اس کے لئے تیر خطا ہے۔ جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا مگر پہلے یا دوسرے درجہ میں اس کے استعمال کا موقعہ نہ ملا ہو۔ اور یہ مرض تیسرے درجہ میں پہنچ گیا ہو۔ جب بھی مایوس نہ ہوں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے فوراً کندن کا استعمال شروع کرا دیں کیونکہ اس کے طفیل سے تپدق کے ایسے مریض بھی موت کے کنارے سے واپس آئے ہیں۔ جن کے بچنے کی کسی کو امید نہ تھی۔ کندن کے ایک بکس میں چالیس روز کی دوا ہوتی ہے جو اکثر ایک مریض کیلئے کافی ثابت ہوتی ہے لیکن بعض مریضوں کو اس سے زیادہ دوا بھی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بکس کی قیمت بیس روپیہ (عـــہ) ہے اور محصولڈاک گیارہ آنے۔ جن کی قیمتی دواؤں سے کندن تیار کی جاتی ہے ان میں سونا۔ سچے موتی۔ اور اصلی زہر مہرہ بھی شامل ہیں۔ اس لئے اس کی یہ کم سے کم قیمت ہے۔ جو رکھی جا سکتی تھی۔ اور جن لوگوں نے اس کا اکسیری کرشمہ دیکھ لیا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ بیس روپے میں اس کی ایک خوراک بھی سستی ہے۔ یہ کندن کا کمال ہی ہے۔ کہ حکیم اور ڈاکٹر بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ذیل کی سطور پڑھ کر اندازہ کیجئے۔ کہ کندن اپنے اندر کیسی تاثیر رکھتی ہے۔

جناب حکیم محمد یعقوب صاحب طبیب ریاست دھول پور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ" میں نے کندن کا ایک پیکٹ دق کے ایک ایسے مریض کے لئے طلب کیا تھا۔ جس کی حالت بہت خراب تھی۔ کندن کے استعمال سے فوراً افاقہ ہونے لگا۔ اب وہ تندرست ہے۔ اور آپ کو دعا دیتا ہے۔ ایک دوسرے مریض کے لئے کندن کا ایک اور مکمل پیکٹ بھیج کر ممنون فرمائیے۔

جناب حکیم محمد یحیٰ صاحب پروفیسر جامعہ طبیہ سابق اسسٹنٹ ہاؤس فزیشن طبیہ کالج دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کندن ایک بھر دسہ کی دوا ہے۔ میں نے دق کے مریضوں پر اس کے حیرت انگیز اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اس سے دق کے ایسے مریض شفایاب ہوئے۔ جو قبر میں پیر لٹکا چکے تھے"

ڈاکٹر ایم رسول صاحب ایم۔ بی۔ ایچ کلکتہ لکھتے ہیں۔ کہ" کندن کے اثر نے مجھ کو حیرت میں ڈال دیا ہے دقی بخار کو اتارنے۔ خون اور بلغم کو روکنے اور بیمار کی طاقت بحال کرنیکے واسطے اس سے بہتر دوا میرے تجربہ میں نہیں آئی"

مسٹر فہیم الدین نوری ایڈیٹر اخبار طاقت دہلی لکھتے ہیں۔ کہ" میری بچی دق میں مبتلا تھی۔ چنانچہ میں نے اس کو کندن استعمال کرایا۔ اور اب میری بچی بالکل تندرست اور صحت در ہو چکی ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ کندن دق کی بیماری کا بہت ہی مؤثر علاج ہے اظہار واقعہ اور اظہار تشکر کے طور پر یہ چند کلمات لکھ رہا ہوں"

یہ حیرت انگیز اکسیری دوا ذیل کے پتہ سے طلب کیجئے۔ **کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی**

خزانہ

آپ کی بھول ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ ہدایت نامہ خاوند پانچ ہزار شادی شدہ مرد عورتوں کی آپ بیتی کا نچوڑ ہے عملی ہدایتوں رازکی باتوں اور مفید نصیحتوں کا بیش بہا خزانہ ہے اسے جو ایک بار پڑھ لیتا ہے۔ اس کا گھر بہشت ہی بن جاتا ہے۔ ایک کامیاب خاوند بننے کی تعلیم کے علاوہ عورت مرد کے اعضائے تناسل کی مفصل تشریح ہے۔ ان کے امراض و علاج نیز حمل کے متعلق بہت کچھ تحریر ہے قیمت ایک روپیہ سستا ایڈیشن ۸ر سب بک سیلرز اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں۔

مصنفہ کویراج ہرنام داس بی اے لاہور

نادار اور زردار

ہومیوپیتھک طریق علاج کو دوسرے طریقہ علاج سے بہتر پائیں گے پیچیدہ امراض میں دوسرے علاج ناکام رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک کامیاب ہوتا ہے۔ اگر آپ دوسرے علاج سے تنگ آ گئے ہوں۔ تو ہومیوپیتھک علاج کیجئے۔

ایم۔ اینچ۔ احمدی چنور گڑھ میواڑ

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصولڈاک ایک روپیہ صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

عمدہ موقع کی زمین

قابل فروخت

۱۔ دو قطعہ زمین قریباً چار کنال واقعہ محلہ دارالفضل متصل فارم اور سٹیشن کے قریب جن میں قریباً دو کنال کے ٹکڑے کے چاروں طرف اور دو کنال قطعہ کے تین طرف سڑکیں ہیں۔ عین آبادی میں قابل فروخت ہیں۔ قیمت ۵۰۰/- روپیہ فی کنال ہو گی۔

۲۔ ایک قطعہ زمین قریباً ۱۲ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت متصل سٹور ریتی چھلہ والے بجلی گھر کے سامنے محمد عمر صاحب کے مکان کے پچھلی طرف قابل فروخت ہے قیمت پورے قطعہ کی ۸۰۰ روپیہ ہے۔

خواہش مند اصحاب حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو قیمت ادا کر کے زمین خرید سکتے ہیں قیمت ہر حالت میں نقد لی جائے گی۔

اکبر علی انسپکٹر آف ورکس قادیان

خریداران الفضل سے

ضروری التماس

خریداران الفضل سے جو دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان تشریف لائیں۔ وہ کوشش کریں کہ اپنا حساب دیکھ لیں۔ اور اگر ان کے ذمہ کوئی بقایا ہو۔ تو اسے صاف کر دیں

مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قرپسی ۲۲ دسمبر - آکسم کے مغرب میں حبشی اور اٹلی کی افواج میں شدید جنگ جاری ہے تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ اطالویوں اور حبشیوں کے درمیان دو گھنٹے دست بدست جنگ ہوتی رہی - جس میں اطالوی فوج کے ۱۵۰ گورے سپاہی اور ۲۰۰ دیسی سپاہی ہلاک ہوئے - ہلاک شدگان میں بہت سے افسر بھی شامل ہیں حبشی افواج نے دس ٹینکوں ۸ مشین گنوں اور دو موٹر لاریوں پر قبضہ کر لیا -

لنڈن ۲۲ دسمبر - پارلیمنٹری حلقوں کا خیال ہے - کہ سر سیموئل ہور نے شاندار طریق سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لیا ہے اس لئے ان کی برطانوی کابینہ میں واپسی ممکن ہے

لنڈن ۲۲ دسمبر - معلوم ہوا ہے - مسٹر آسٹن چیمبرلین سے دریافت کیا گیا ہے آیا وہ وزیر خارجہ کے عہدہ کو قبول کرنے ... خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ اس عہدہ کو منظور کریں گے - اگر انہوں نے اس ... کیا - تو لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ مقرر کئے جائیں گے -

ہانگ کانگ ۲۲ دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ نانکن گورنمنٹ اور حکومت اٹلی کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے حکومت اٹلی نے ذمہ لیا ہے کہ وہ ۱۹۳۶ء تک تمام چینی فوج - بحری طاقت اور ہوائی طاقت کی از سر نو تنظیم کرے گی -

عدیس آبابا ۲۲ دسمبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ حبشی افواج نے اینڈا اسلاسی اور ڈوگا شائی کی چوکیوں پر جو آکسم کے مغرب میں واقع ہیں قبضہ کر لیا ہے

روما ۲۲ دسمبر - گرانڈ فسطائی کونسل نے بعض ریزولیوشن پاس کئے ہیں - ایک ریزولیوشن میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی تعزیرات کا پورا پورا مقابلہ کرے گا - ایک اور ریزولیوشن کا مفہوم یہ ہے - کہ مسولینی نے جو دوستانہ ملک کو دکھایا ہے - اس پر گامزن ہونے سے اٹلی منزل مقصود تک پہنچ کر رہے گا تیسرے ریزولیوشن میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے لوگ کوشش کر رہے ہیں - کہ اقتصادی طور پر دوسرے ممالک سے بالکل بے نیاز ہو جائیں

جنیوا ۲۲ دسمبر - معلوم ہوا ہے جنوری ۱۹۳۶ء میں لیگ کونسل کا ایک خاص اجلاس بلایا جائے گا - جس کے سامنے یہ معاملہ رکھا جائے گا - کہ اگر تعزیرات میں شامل ہونے والے ممالک میں سے کسی ایک پر اٹلی حملہ کرے تو دوسرے ممالک اس کی کس طرح امداد کریں

وارسا (پولینڈ) ۲۱ دسمبر - نئے آئین کے نفاذ کی یادگار کے لئے سینیٹ نے عام معافی کا اعلان کیا ہے - جس کی رو سے اگر ممکن ہوا - تو تقریباً ۲ ہزار قیدی یا تمام قیدیوں کی تعداد کا ساٹھ فیصدی حصہ رہا کر دیا جائیگا اور جن اشخاص کو موت کی سزائیں دی گئی ہیں - ان کی یہ سزائیں عمر قید میں تبدیل کر دی جائیں گی -

امرت سر ۲۱ دسمبر - امرت سر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے کانگرس جوبلی کی تقاریب میں شرکت کے متعلق اپنا پہلا فیصلہ منسوخ کر دیا ہے -

کلکتہ ۲۲ دسمبر - بنگال لیجسلیٹو کونسل نے قرضہ بل پاس کر دیا ہے - یہ بل اسی طرح کا ہے جو حال ہی میں پنجاب اور صوبجات متوسط میں پاس کئے گئے ہیں -

لاہور ۲۱ دسمبر - آج ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں صدارتی تقریر کی - ۵۰۰ گریجویٹوں کو ڈگریاں دی گئیں -

پیرس ۲۱ دسمبر - حکومت برطانیہ نے جمعیت اقوام کی مختلف طاقتوں سے مطالبہ کیا تھا - کہ اگر اٹلی نے بحیرہ روم میں ان کے بحری بیڑے پر حملہ کیا تو کیا وہ اس کی امداد کریں گے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ٹرکی - یوگوسلاویا اور یونان نے اس کا جواب اثبات میں دیا ہے رومانیہ نے امداد کا یقین دلایا ہے -

لکھنؤ ۲۱ دسمبر - معلوم ہوا ہے سوشلسٹ لیڈر کمیونسٹوں کے ساتھ خفیہ معاہدہ کر رہے ہیں اور کانگرس سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں -

لنڈن ۲۱ دسمبر - دارالعوام میں تجاویز مصالحت کے متعلق مزدور پارٹی کی مذمت کی قرارداد ۱۶۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۹۷ ووٹوں سے نامنظور ہو گئی -

بنارس ۲۲ دسمبر - جمعۃ الوداع کے روز بنارس میں مسلمانوں اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا - مشتعل ہجوم نے پولیس کی جمعیت پر جوتے پتھر اور اینٹیں برسائیں - جس کے نتیجہ میں دو سپاہی شدید طور پر مجروح ہوئے - پولیس نے ہجوم کو منتشر کر دیا - ۲۳ مسلمانوں کو امن شکنی کے الزام میں گرفتار کیا گیا -

انگورہ ۲۱ دسمبر - حکومت ٹرکی نے نیشنل اسمبلی کے سامنے ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے - کہ ٹرکی کی ہوائی طاقت کے اخراجات کے لئے ساڑھے تین کروڑ پونڈ منظور کئے جائیں -

لاہور ۲۱ دسمبر - جنرل سیکرٹری لاہور کانگرس کمیٹی جوبلی نے اعلان کیا ہے - کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے امتناعی حکم کے پیش نظر جوبلی کے پروگرام کے اس حصہ کو جس میں جلوس نکالنے کا انتظام کیا گیا تھا - منسوخ کر دیا گیا ہے

ٹراونکور ۲۲ دسمبر - کرسمس میں آل انڈیا مستورات کی دسویں سالانہ کانفرنس کی صدارت مہارانی آف ٹراونکور نے منظور کر لی ہے

بمبئی ۲۱ دسمبر - بمبئی کے بازار صرافہ میں سے ۴۰ لاکھ اونس چاندی خریدی گئی ہے اور مارکیٹ کی صورت حالات روبہ اصلاح معلوم ہو رہی ہے

لکھنؤ ۲۱ دسمبر - لکھنؤ کے ایک سرکردہ مولوی حافظ مہدی کو کسی نے قتل کر دیا ہے -

نئی دہلی ۲۱ دسمبر - آئندہ سال کے مالی حالات پر غور کرنے کے لئے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس اگلے ہفتہ کلکتہ میں منعقد ہو گا جس میں فنانس ممبر کی نئی ٹیکس عائد کرنے کی تجاویز کو منظور کیا جائے گا - خیال کیا جاتا ہے کہ اگلے سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے مزید ٹیکس لگائے جائیں گے -

لکھنؤ - ۲۱ دسمبر - یو - پی کی پراونشل ہندو سبھا کے اندرونی مناقشات کے نتیجہ میں سبھا کے صدر نے استعفیٰ دے دیا ہے -

کانپور - ۲۱ دسمبر - آج کانپور کے ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی - نقصان کا اندازہ ۷۵ ہزار روپے کیا جاتا ہے -

لاہور ۲۱ دسمبر - کوئٹہ کے زلزلہ زدہ علاقہ میں از سر نو آبادی کے متعلق حکومت ہند کی حکمت عملی کا سوموار کو اعلان کیا جائے گا -

کراچی ۲۱ دسمبر - خیرپور (سندھ) کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ ہز ہائی نس میر علی نواز خان والئے خیرپور شدید طور پر بیمار ہیں -

ڈیلی ہیرلڈ کا نامہ نگار مقیم عدیس آبابا لکھتا ہے - کہ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ صرف شمالی محاذ پر گذشتہ پندرہ روز میں چار ہزار اطالوی ہلاک ہوئے ہیں

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم روم رقمطراز ہے کہ شرائط صلح کے مسترد کئے جانے سے سخت بے چینی اور اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے - لیکن لاکھوں اطالویوں کو جنت پر جانے کا جو حکم دیا گیا ہے - وہ منسوخ کر دیا گیا ہے - سر سیموئل ہور کے استعفےٰ سے عالمگیر جنگ کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں -

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ترقی کرنے والی تجارتی فرمیں اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریلوے سٹیشنوں پر اشتہارات کے لئے
جگہ کے ٹھیکے لے رہی ہیں۔ رجسٹرڈ ادویات پیٹنٹ اغذیہ گھروں میں روزانہ استعمال کی اشیاء وغیرہ وغیرہ کو
نمایاں طور پر عام لوگوں کے نوٹس میں لانیکا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لمبے عرصہ کیلئے ٹھیکہ جات رعایتی اجرتوں پر
کئے جاتے ہیں تفصیلات معلوم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :۔
چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کا مصدقہ
ممیرے کا سرمہ
جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں :۔
مشفق مہربان سردار میاں سنگھ صاحب۔ بعد ما وجب میرے گھر میں آپ کے مفید سرمہ میں سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ اس بات کو کئی سال ہو گئے پھر اسی سرمہ کی اب ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی۔پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ فرمائیں۔
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
ترکیب استعمال سرمہ
المشتہر
مینجر پروفیسر میاں سنگھ اندر فارمیسی رجسٹرڈ۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔ انڈیا